إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

نمبر ۳ | امرتسر ۹ نومبر ۱۸۹۷ء عیسوی | جلد ۱

دستور العمل اور ضوابط

(۱) ہر انگریزی مہینے کی ۹-۱۶-۲۳-۳۰ تاریخ کو امرتسر سے شایع ہوگا (۲) الحکم کا مقدم اور اوّل فرض یہہ ہوگا کہ وہ گورمنٹ اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرے (۳) الحکم کی مضامین میں پارٹی سپرٹ کام نہ کریگی اور اسی لئے ایسے مضامین جو دل آزار یا مزیل حیثیت عرفی ہوں قطعاً شائع نہ ہونگے۔ (۴) مجدد الوقت حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مشن کا سچّا خادم ہونے کا الحکم کو فخر ہوگا (۵) الحکم کے جملہ مضامین اکثر یا وہی ہونگے جو ہر پہلو سے اسلام اور اہل اسلام کے لئے مفید ہوں (۶) جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا چاہیے ورنہ عدم کی شکائت معاف (۷) جملہ خط وکتابت و ترسیل زر ڈاکخانہ کے قواعد کے مطابق شیخ یعقوب علی اڈیٹر و پراپرائیٹر الحکم امرتسر کے نام ہونی چاہیے اور انکی ہی دستخطی رسید عنیہ مصدقہ ہوگی۔

(۸) شرح قیمت حسب ذیل ہے:-

قسم خریداران	سالانہ معہ محصولڈاک	ششماہی
گورمنٹ اور والیان ریاست	عہ ۱۰	عہ ۵
روسا		
خاص اور معاونین سے امید معاونت		
عام خریداران سے	۲ ے	للعہ ۱

(۹) مابعد کی کوئی شرط نہیں اور نہ شرح مابعد پر کسی کے نام اخبار جاری ہوگا پانچواں نمبر بغیر وصول قیمت روانہ نہ ہوگا (۱۰) ایک ماہ کے اندر جن حضرات سے قیمت وصول نہ ہوگی انکو نام اخبار بند کرکے چھہ ماہ کی قیمت کا مطالبہ ہوگا کیونکہ چھہ ماہ سے کم کے لئے کسی کے نام اخبار جاری نہ ہوگا (۱۱) اعلیٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاویگا بشرطیکہ ہمارے فاضل مضمون نگار لینا پسند کریں (۱۲) ہر ایک قسم کی خط وکتابت میں اپنے طبلق کا نمبر ہونا ضروری ہے (۱۳) خلاف تہذیب اور ایسے اشتہارات جنکی نسبت الحکم کو سچّے ہونے کا تجربہ نہ ہو جاویگا کسی قدر اجرت پر بھی شائع نہ ہونگے قابل اندراج اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ خط وکتابت سے طے ہوسکتا ہے۔ علی العموم ۲ فی سطر سے کم معاوضہ عارضی اشتہارات کیلئے نہ لیا جاویگا۔

ڈومیسٹک

ہمیشہ زائد اڈیٹر الحکم اپنے مولا کریم کی نوازشوں اور عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوا حسب الارشاد وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اس تازہ فضل اور برکت کا ذکر کرتا ہے جو خدا کریم نے ۲۸ - اکتوبر ۱۸۹۷ء کو رات کے دو بجے اس کے حال پر فرمائی یعنی اسے فرزند نرینہ بخشا بچے کا نام تیمناً و تفاؤلاً ابو الخیر محمود احمد رکھا گیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک +

اللہ تعالیٰ اس مولود کو اپنے فضل سے عمر طبعی تک پہنچاوے اسے دینی و دنیوی برکتوں سے بہرہ مند کرے۔ آمین +

اپنے ناظرین سے ایک اور بات

ہم نے التزام کیا ہے کہ براہین احمدیہ کو ہفتہ وار الحکم کے ہمراہ شایع کریں چنانچہ ناظرین پچھلے نمبروں کے ساتھ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اگر ناظرین اسی طور پر اس کی اشاعت پسند کریں تو بہتر ورنہ ہم جداگانہ طور پر بھی براہین احمدیہ کو چھاپنے کیلئے تیار ہیں۔ اور اس دوسری صورت میں ہر خریدار اخبار کو صرف عــہ اور زاید دینے پڑینگے۔ اور صرف براہین کے خریداروں کو صہ معہ محصولڈاک اور ایسی دو سو درخواستوں کے جمع ہو جانے پر صرف دو ماہ کے اندر انشاء اللہ ہر چہار جلد چھاپ کر ناظرین کو پہنچا دینے کا وعدہ کرتے ہیں + مینیجر

ایڈیٹوریل

مہدی آخر الزمان

ہم اور ہمارے مخالف مسلمان

نمبر ثالث

قابل توجہ گورنمنٹ

پچھلے نمبر کے مطالعہ سے یہہ امر خوب طور پر واضح ہو گیا ہے کہ خلافت کے حصول کیلئے کس کس قسم کی کوششیں ہو رہی تھیں - اور یہہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اگر مہدی کے آنے کی پیشگوئی نبوی علیہ التحیۃ الصلوٰۃ نہ ہوتی تو بنی فاطمہ یا بنی امیہ وغیرہ میں سے ہر ایک اپنے خاندان میں مہدی کے ہونے کا دعوی کیوں کرتے - علاوہ ازیں جب کبھی بنی فاطمہ یا بنی عباس کی طرف سے کسی پیشگوئی کی بنا پر مہدی کا پیدا ہونا مشتہر کیا گیا تو خلافت بنی امیہ نے کبھی اُسکی تردید مشتہر کرنے کی کوشش نہیں کی کہ حضرت اقدس بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی پیشگوئی دربارہ مہدی نہیں فرمائی - اور یہہ کہ آئندہ کوئی مہدی آنیوالا نہیں ہے - بلکہ مدعی کو جھوٹا دعویدار قرار دیکر اُس سے مقابلہ کیا - اِس سے صاف طور پر یہہ امر سمجھ میں آسکتا ہے کہ بنی امیہ کو اِس امر کا تو خیال ضرور تھا کہ کوئی مہدی آئندہ آنیوالا ضرور ہے - اور جسکی بنا اور وجہہ بجز اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی ضرور فرمائی تھی +

ابو داؤد نے جو حدیث ام سلمہ سے روایت کی ہے وہ ممکن ہے کہ عبداللہ بن زبیر کے فساد کی خاطر جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے واضح کیگئی ہے - لیکن اسکو مہدی آخر الزمان کی بشارت سے کیا مناسبت - صرف یہہ دلیل کہ ابو داؤد نے اسکو باب المہدی میں بیان کیا ہے - اِس امر کی کوئی تسلی بخش اور کافی دلیل نہیں ہے - غائت ما فی الباب اِس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مؤلف نے ترتیب میں غلطی کھائی ہے +

الغرض یہہ شبہ ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ حضور بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام کیطرف سے ایک آنیوالے مہدی کی پیشگوئی اور بشارت ہوئی ہے اور ضرور ہوئی ہے - دوسرا امر جو بشارات مہدی کے متعلق مشکوک ہے اور جسپر فاضل محققین کو شبہہ ہے یہہ ہے کہ احادیث متعلقہ مہدی کے راوی جرح اور تحقیق کی تاب نہیں لاسکتے - اور ہمارے اپنے خیال اور تحقیق سے یہہ امر بہت کچھ قرین قیاس اور قابل وثوق ہے اور ہم اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہہ نہیں دیکھتے کہ اِن احادیث کے راوی ایسے ہیں جنپر نکتہ چینی اور جرح کی نسبت کچھ گنجائش ہے - مگر اِس سے یہہ نتیجہ نکال لینا اور یقین کر لینا کہ اسیوجہہ سے یہہ احادیث صحیح نہیں غلط ہے اور بالکل نادرست - کیونکہ یہہ امر بالکل قرین قیاس ہے بلکہ ہمارے تجربہ میں ہر روز آتا ہے کہ بعض خبریں جو بالکل صحیح ہوتی ہیں ایسے وسائل سے ہمارے پاس پہنچتی ہیں جو غیر معتبر ہوتی ہیں - لیکن پھر بھی ہم انکو غلط اور افواہ قرار نہیں دیتے اور نہ ایسا ہو سکتا ہے - یہہ صرف ایک سوفسطائیوں کا خیال ہے مثلاً اگر کوئی شخص منطق کا ایک قضیہ بناکر کہے کہ ہر ایک چیز جو چمکتی ہے سونا نہیں اور پھر کہے کہ سونا چمکتا ہے اسلئے سونا بھی سونا نہیں تو یہہ بالکل ایک مغالطہ یعنے الاجک فیلسی ہے +

اِس بنا پر گو اِن احادیث کے راوی جرح کے تحت میں آگئے ہیں اور اُنپر بہت کچھ نکتہ چینی ہو سکتی ہے - لیکن یہہ جرح اور نکتہ چینی اِس بات کی مستلزم نہیں کہ اُنہوں نے جو کچھ بیان کیا بالکل غلط اور من گھڑت ہے - بہرحال ہم اِس امر پر زیادہ زور دینا نہیں چاہتے - بلکہ ہم یہہ تسلیم کر لینگے کہ مہدی کی نسبت احادیث تمام تر غیر کافی ہیں - مگر باایں ہمہ ایک اور زیادہ قابل غور اور اہم سوال یہہ پیدا ہو جاتا ہے کہ مسیح موعود کی احادیث کو محدثین نے بالاتفاق صحیح قرار دیا ہے جس سے کم از کم یہہ سوال تو حل ہو جاتا ہے کہ آئندہ ایک مذہبی امام کے آنیکے متعلق نبی کریم علیہ التحیۃ والسلام نے ضرور بشارت فرمائی ہے +

اب قابل غور اور زیر بحث یہہ امر ہے کہ آیا مہدی اور مسیح دو جدا جدا اماموں کا نام ہے یا ایک ہی شخص واحد کے دو نام ہیں جو بلحاظ خدمات اور مناصب کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں - یہہ سوال فی الحقیقت بہت کچھ دلچسپی اور حقیقت اپنے اندر رکھتا ہے - جسپر ہم بھی پوری روشنی فی الناظرین کی جھکتی میں + ابنی زمانہ کے فاضل الدہر ابن قیم نے اپنی کتاب منا میں اسپر خوب روشنی ڈالی اور نہایت معقولیت کے ساتھ اس مسئلہ پر بحث کی ہے + ابن قیم کہتا ہے کہ مہدی کے بارہ میں چار مختلف قول ہیں یعنے محققین نے چار مختلف طور پر اپنی رائے اِسکے متعلق ظاہر کی ہے - جن میں سے ایک گروہ عالموں کا اسطرف ہے کہ "امام مہدی ابن مریم ہی ہوگا" چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اپنی کتابوں میں اسی روائت کو لائے ہیں کہ لا مہدی الا عیسی ایسے قوی اور واجب التسلیم سندات کے ہوتے ہوئے ہم کوئی وجہہ نہیں دیکھتے کہ کیوں اِس سے انکار کیا جاوے؟ اور کیوں یہہ تسلیم نہ کیا جاوے کہ عیسی اور مہدی ایک ہی شخص کے دو جدا گانہ اور مختلف نام ہیں جسکو استعارہ کے طور پر یوں لکھدیا جاوے کہ ایک ہی شمع ہے مگر دوسرے فانوس میں - آفتاب وہی ہے لیکن مطلع اور ہے اور اِس خیال کو اور بھی تقویت ہوتی ہے جبکہ احادیث کے مضامین پر تعمق اور غور سے نظر کیجائے + اور صاف طور پر یہہ عقدہ حل ہو جاتا ہے کہ مہدی اور عیسی نفس الامر میں ایک ہی امام کے نام ہونگے اور وہ دو مختلف اشخاص کو ظاہر نہیں کرتے - چنانچہ بخاری کے مطالعہ سے جو بعد کتاب اللہ اصح الکتب ہے پایا جاتا ہے کہ مسیح حکم - عادل ہوکر آئیگا اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت نصرانیت کا غلبہ یا اقتدار ہوگا نصرانیت سے مراد وہ مذہب ہے جو مسیح علیہ السلام کے بعد پولوس نے جو اوائل میں نصرانیت کا سخت مخالف تھا پھیلایا - اور من بعد اپنے تئیں عیسائی ظاہر کرکے اپنی تعلیمیں ملاکر اپنے خیالات کو رواج دیا - جو اب ربع مسکون پر پھیل رہا ہے - ہماری اپنی رائے میں نصرانیت سے گورنمنٹ انگلشیہ مراد لینا ہرگز ہرگز درست نہیں ہے کیونکہ مسیح علیہ السلام کی اپنی پیشگوئیوں سے جو اُسنے مسیح موعود کی بشارت کے متعلق اجمالی طور پر بیان کیں پایا جاتا ہے کہ جس زمانہ میں دوبارہ نزول ہوگا اُسوقت سلطنت کی ویسی حالت ہوگی جیسی کہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں تھی - تاریخ اور مراسلات پر غور کرنیسے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ سلطنت ایک پر امن اور بالکل گورنمنٹ انگلشیہ کا مبارک عہد تمام سلطنتوں سے بڑھکر مفید اور امن بخش ہے جسمیں سلامتی اور برکتوں کی بارش ہوتی ہے اسلئے یہہ امر کبھی بھی قرین قیاس نہیں کہ وہ مسیح یا مہدی جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دین کو تازہ کرنے اور اوسکی بدعات کو دور کرنے آئیگا اور جو آنحضرت صلعم کا سچا مقتدی اور متبع ہوگا پھر ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ سلطان الوقت خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی بیدین ہو یا دیندار ظل اللہ سمجھکر اور مان کر اسکے خلاف کیوں کر کریگا - اور پھر ایسی حالت میں کہ وہ عادل اور فرخندہ ہے - جسنے ہر ایک قسم کی آزادی تبلیغ مذہب اور اشاعت اسلام کی دی

اگلے نمبر کا قابل دید مضمون ——— میاں محمد حسین بٹالوی کا ہم سے خطاب اور اسکا باقاعدہ جواب +

دور کبھی ہو۔ بلکہ جسکا مبارک عہد تمام عہدوں اور زمانوں سے زیادہ مبارک اور پُر فتح ہو + ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہمارے مخالف مسلمان مسلمان کہلا کر اپنے تئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر سچا عامل قرار دیکر بھی نصرانیت سے مراد گورنمنٹ نصرانیہ لیتے ہیں۔ یہہ انکی غلط فہمی ہے اور بڑی بھاری غلط فہمی ہے۔ چونکہ درمیانی طور پر یہہ امر قابل بحث آگیا ہے اسلئے ہم اسپر ذرا وضاحت سے بحث کرکے پھر نفس مضمون کیطرف عود کرینگے۔ اس مقام پر اپنے مخالف مسلمانوں کو عموماً اور اپنی مہربان اور عادل گورنمنٹ کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں کہ اس شخص نے جو دنیا میں عیسے مسیح کے نام سے آیا ہے۔ اور جسکا مشن دنیا کو ہر ایک قسم کی بدعتوں سے نجات دینا اور صلح اور سلامتی کے ساتھ دنیا میں سچائی کو قائم کرنا ہے۔ کس خوبی اور خوش اسلوبی سے ان مقامات کو حل کیا ہے جو اپنے مقام پر جو اس مسلسل مضمون کے آخر میں ہوگا بیان ہونگے۔ اللہ اللہ کیا ایسا شخص اور اسکی جماعت گورنمنٹ کی بدخواہ ہو سکتی ہے؟ جو یہہ ظاہر کرے کہ:۔ دنیا کی بادشاہوں کو انکی بادشاہیاں مبارک ہوں ہمیں اُن کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں ہماری آسمانی بادشاہی ہے

اور جو کوئین وکٹوریہ کے امن بخش اور محفوظ عہد پر فخر کرے اور مادر مہربان کے پرامن زمانہ میں پناہ لے یا وہ لوگ جو یہہ خیال راسخ کئے بیٹھے ہیں۔ اور اُس کی مخالفت کو ایک امتیازی اور تقوی شعار کا کام جانتے اور کہتے ہیں کہ یہہ غلط ہے بلکہ دولت اور ملک کا خواہاں سلطنت کی ہوس رکھنے والا امام مسیح اور مہدی کے نام سے آئیگا العجب ثم العجب!!

(باقی آئندہ)

مسئلہ تسلسل و منکر تصرفات خدا کے اعتراضوں کے جواب

قاعدہ کلیہ بطور تمہید ثبوت دم بازی تعالیٰ

امورات عالم میں ہم یہہ قاعدہ عام پاتے ہیں کہ جن افعال کا حسب طبیعت وقوع ہوتا ہے وہ ہمیشہ یکساں ہوتے ہیں اُنکی یکساں ہونے میں اُسی حالت میں فرق ہوتا ہے جب کوئی متصرف باعلم وقدرت اُسمیں تصرف کرے۔ مثلاً ہمیشہ ہلکی چیزیں اُوپر اور بھاری چیزیں نیچے رہتی ہیں اور جب کسی بھاری شے کو خلا میں چھوڑ دیں تو وہ فی الفور مرکز زمین کیطرف گر پڑنا چاہیگی لیکن اگر گرتی ہوئی کو ہاتھ یا کسی آلہ سے تھام لیا جاوے تو البتہ ٹھہر جائیگی۔ پس جب بھاری شے کا یہہ فعل کہ جب اسکو خلا میں چھوڑیں تو وہ مرکز زمین ہی کیطرف جانا چاہیگی ہمیشہ یکساں رہیگا۔ جب کبھی اس قوت میں فرق پڑیگا اُسوقت سمجھ لیا جائیگا کہ کسی ذی تصرف کرکے اس فعل کی یکساں ہونیکو باز رکھا اسیطرح آگ کا شعلہ ہمیشہ مخروطی اور صنوبری شکل میں ہوتا ہے اگر کوئی کسیطرف یا آلہ سے اُسکے اُوپر کی باریک لو کو دبا دے تب وہ شعلہ اطراف میں دبایگا۔ خود بخود کبھی نہیں پھیلیگا۔ پس جب کبھی ہم آگ کے شعلہ کو اُسکی دائمی حالت کے خلاف پاتے ہیں ہمکو فوراً گمان ہو جاتا ہے کہ یہہ کسی متصرف کا کام ہے +

ہماری غرض و غائت اس بیان سے یہہ ثابت کرنا ہے کہ جو فعل بحسب طبیعت وقوع میں آتے ہیں۔ عام اس سے کہ وہ فعل حیوانات سے متعلق ہوں یا نباتات یا جمادات سے یا اجرام فلکی یا عناصر سے وہ ہمیشہ یکساں ہوتے ہیں اور جب اُن کے یکساں ہونے میں کمی بیشی پائی جاتی ہے تو عقل حکم لگاتی ہے کہ اُن افعال کے وقوع میں کسی ذی تصرف کا دخل ہے۔ یا یوں کہو کہ کسی ذی تصرف کیا +

جوابات

(۱) واضح ہو کہ ہمارے اُس مستدل دہری نظیر خداوندی عالم میں امور کائن اور غیر کائن کا تعلق اسباب سے کیا ہے۔ اور دنیا کو عالم اسباب کہتے ہیں اور اشیا اور اجسام میں خواص خاص رکھے ہیں جنمیں اُسکی حکمت بالغہ کا بہت بڑا ثبوت ملتا ہے یعنی اگر امور کائن اسباب پر منحصر نہ ہوتے تو انتظام تمدن ہم میں کبھی قائم ہی نہ رہ سکتا۔ مثلاً حمل کے قرار پانیکے لئے ہماری بنی نوع انسان میں اگر عورت مرد کا اتصال لازمی سبب نہ ہوتا یا جو مدت حمل مقرر ہے مقرر نہ ہوتی تو ہم بڑی بھاری غلطی میں پڑ جاتے شوہر دار اور غیر شوہر دار نیک نیت اور بدنیت عورتوں میں ہم کبھی تمیز ہی نہ کر سکتے نہ حکم لگا سکتے۔ نہ ہمارا انصاف قائم رہ سکتا علیٰ ہذا القیاس اگر مینہہ برسنے کیلئے ابر ہونا لازمی نہ ہوتا تو کس درجہ ہرج ہر روز ہوا کرتا۔ ہر وقت اندیشہ اور دغدغہ لگا رہتا کہ ابھی پانی نہ برس جائے +

قس علیٰ ہذا اشیاء و اجسام میں اگر خواص خاص نہ رکھی جاتی تو ہم کبھی سنکھیا پر حکم زہر قاتل ہونیکا اور شہد و دودھ پر حکم غذا ہونیکا نہ لگا سکتے اور ایسی حالت میں جبکہ ہر ایک شے کی نسبت یہہ اندیشہ اور خدشہ لگا رہتا کہ نہیں معلوم کسوقت کیا خاصیت ظاہر کرے؟ تو کیا ہم ایک منٹ بھی چین اور آرام سے رہ سکتے تھے۔ اس قسم کی صدہا مثالیں بیان ہو سکتی ہیں + پس اس حکیم قدیر نے جو امور کائن کو اسباب سے تعلق بخشا اور اشیاء اور اجسام میں خواص خاص رکھے یہہ ہمارے حق میں اچھا کیا اور ہم پر بڑا احسان کیا۔ لیکن ساتھ ہی اُسکی قدرت کاملہ نے اپنے اظہار جبروت کی غرض سے ان تمام قاعدوں میں خاص خاص تصرفات بھی کئے اور عقل سلیم بتلاتی ہے کہ ان تصرفات سے ایک بڑا بھاری فائدہ ہمکو گمراہی سے بچانا ہے۔ کیونکہ جب امور کائن کے قاعدے یکساں امور چلتے اور اُنمیں کمی و بیشی نہ ہوتی تو ہم بھی خیال کرتے کہ یہہ امور بہ حسب طبیعت عالم ہوتے ہیں کوئی متصرف نہیں اور ایسی صورت میں ہم منکر خدا ہوتے (نعوذ باللہ) جیسا کہ اکثر دہریہ منش لوگ ٹھوکر کھا گئے۔ دیکھو صرف حیوانات میں یا یوں کہو کہ اُس جنس میں جسکو جیتی جان کہتے ہیں توالد و تناسل کے کتنے مختلف طریق ہیں اور اُن طریقوں میں خاص خاص تصرفات پائے جاتے ہیں۔ انسانوں اور اکثر حیوانوں کا توالد و تناسل نر و مادہ کے اتصال پر منحصر ہے لیکن اس اتصال کا نتیجہ کبھی اُمید ہوتا ہے کبھی نا اُمیدی کبھی نر کبھی مادہ اور کبھی مخنث اور پھر کوئی قوی الخلقت۔ کوئی مولود ضعیف الخلقت ہوتا ہے۔ کوئی ذکی اور کوئی نادان کبھی بعض مولود کے اعضاء معمول سے زیادہ پائے جاتے ہیں اور بعض کے کم جنس حیوانات میں بعض کے بچہ پیدا ہوتا ہے اور بعض کے انڈا + حشرات الارض بھی باعتبار جیتی جان ہونیکے حیوانات ہی میں داخل ہیں پس بعض حشرات الارض ایسے ہیں کہ اُنکی ابتدائی خلقت کیلئے نر و مادہ کا اتصال ہی لازمی نہیں۔ اگرچہ بعض میں توالد و تناسل کیواسطے اتصال کیا جاتا ہے اور سلسلہ قائم ہوتا ہے جیسے مینڈکیں اور مکھیاں۔ یا کنکھجورے یا اُنکے جیسے وغیرہ فصل گرما شروع ہوتے ہی بیشمار مکھیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ برسات میں ہزارہا مینڈک جابجا پائے جاتے ہیں اور موسم میں نشان تک ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس بیان سے یہہ امر ثابت ہو گیا کہ توالد و تناسل کا عالم میں ایک ہی طریق نہیں بلکہ مختلف

الحکم کے ناظرین سے ضروری مشورہ

الحکم کے اجرا کی غرض و غایت ناظرین پر کھل چکی اور جہانتک بذریعہ خطوط و بالمشافہہ گفتگو ہم کو اپنے معزز ناظرین کی رائے بارۂ الحکم دریافت کرنیکا موقعہ ملا ہے اس سے ہم اس نتیجہ پر تو پہنچ گئے ہیں کہ الحکم کے اجرا کی ضرورت عام طور پر محسوس کی گئی ہے اور اس بروقت اشاعت پر سب نے اظہار مسرت کیا ہے یہانتک تو ہماری جماعت ہمارے ساتھ ہے اس کے بعد چند مراتب متعلق قیمت - حجم - تقطیع مضامین وغیرہ بعض طبقوں میں بحث ہے نمبر اول کی اشاعت کے بعد لاہور کی جماعت نے امدادی فنڈ کے یک قلم دور کرنے اور تخصیص و امتیاز قیمت کو اٹھا دینے کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے جنکو مناسب سمجھکر ہم نے فی الفور تعمیل کر دی - اور چونکہ یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ اخبار ناظرین اخبار کی مرضی کے تابع ہوتا ہے - اور اڈیٹر کا فرض ہے کہ اخبار کو اسی طرز پر بناوے جو ناظرین کو پسند ہے لیکن ساتھ ہی یہہ بھی ہوتا ہے کہ ناظرین اخبار میں مختلف مذاق کے آدمی ہوتے ہیں اسلئے ایسے موقعہ پر اخباری دنیا میں ہم یہہ قاعدہ پاتے ہیں کہ زیادہ خریدار جس مذاق کے ہوں اڈیٹر اسی کو اخبار کی روح قرار دیتا ہے اور علی ہذا القیاس پھر اس سے کم - اور یا اخبار کھچڑی بنا دیا جاتا ہے - یہہ حال تو ہے ہمارے دیسی اخباروں کا - ولایت میں خاص خاص مضامین کے متعلق خاص خاص اخبار ہیں اور ہم بھی اسکو پسند کرتے ہیں کیونکہ اخبار کا کام ہوتا ہے اصلاح و ریفارمیشن اور جب تک کوئی خاص مطلب اسکا نہ ہو وہ کوئی کامیابی نہ حاصل کر سکتا ہے اور نہ ملک اور قوم کے سامنے پیش کرنیکا مدعی ہو سکتا ہے اسلئے عام طور پر ہر ایک اخبار ایک خاص مشن رکھتا ہے مثلاً بعض صرف ٹمپرنس ہی کے متعلق لکھنا بعض قانونی بعض طبی علی ہذا ہر ایک امر کے متعلق خاص اخبارات ہیں اور وہ الف سے یے تک اسی مضمون پر بحث کرتے ہیں +

یہہ تو ہے اخباری دنیا کی عام چال اب ہم دیکھتے ہیں کہ الحکم کے اجرا کی اصل غرض کیا ہے؟ ہم نمبر اول میں بیان کر آئے ہیں کہ اسکا اصل مقصد گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات کا استحکام اور اس استحکام کی مناسب اور موزوں ذرایع کی ترغیب اور وہ سچا ذریعہ ہے اسلام - اسلئے اسلام اور اہل اسلام کی حمایت اور چونکہ کوتاہ اندیشی اور کمی تدبر کیوجہ سے اسلام کے بعض نکات کے سمجھنے میں غلط فہمیاں واقع ہو گئی ہیں اسلئے جو آسمانی معلم وعدہ کے موافق اخلاقی اور روحانی امراض کی اصلاح کے لئے آیا ہے اسکے مشن کی اشاعت گویا یہہ تین امر باہم لازم ملزوم ہیں گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات کا استحکام اور امن عامہ کا بہترین ذریعہ ہے اسلام اور حقیقی اسلام کی اشاعت کا سچا ذریعہ ہے مجدد الوقت کا مشن اسلئے اسی خدمت کو الحکم نے اپنے ذمہ لیا ہے - یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ ہر ایک قسم کے دینی اور دنیوی برکتوں کے حصول کا ذریعہ اسلام ہے اسلئے اسی کی حمایت الحکم کا فرض اور مشن ہے اور اس ایک مضمون پر بحث کرنا اسکا مقصد اور منشا +

اب اکثر احباب تو الحکم کی موجودہ طرز ترتیب کو پسند کرتے ہیں اور اسکے علاوہ ملکی خبروں اور تار برقیوں وغیرہ سے تنفر ظاہر کرتے ہیں بلکہ یہانتک بعض خطوط میں لکھا گیا ہے کہ وہ اس طرز کے علاوہ دوسری طرز کو پسند نکرینگے اور خریداری سے تعلق نہ رہیگا - اور موجودہ صورت میں وہ اخبار کو اس قابل بتلاتے ہیں کہ اسکی جلد بندی کرا کر سفر و حضر میں ساتھ رکھا جاوے اور بعض ملکی خبروں کی جو در اصل بازاری گپوں کا تودہ طومار سمجھنا چاہیئے اشاعت کا ذریعہ بھی الحکم کو ہی بنانا چاہتے ہیں ترتیب مضامین کے متعلق تو بس یہی اختلاف ہے اور اسلئے اس پر کوئی قول فیصل دینے سے پیشتر ہم اپنی خبروں کے شائقین سے اتنا پوچھ لینا چاہتے ہیں کہ کیا وہ نہیں چاہتے کہ جس قدر حصہ ان بازاری خبروں میں دیا جاوے وہی اشاعت اسلام میں کام آوے اور کیا وہ اپنی معلومات بے معنی باتوں کی بابت بڑہانے کو قرآن اور حدیث اور علوم اسلامیہ کے متعلق وسیع کرنے پر ترجیح دیتے ہیں؟ اور ہم اللہ تعالیٰ کو جو دلوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے گواہ رکھکر کہتے ہیں اور اس سے بہتر گواہ ممکن نہیں کہ ہم کو عام اخبار نویسی سے اس قدر نفرت ہو گئی ہے کہ انکو دیکھنے تک کو بھی جی نہیں چاہتا - اور جب سے الحکم کا بوجھ اٹھایا ہے دل کیا خوش اور بشاش رہتا ہے جسکی حد نہیں کیونکہ بجائے مزخرفات کے دینی کتابوں اور قرآن کریم کی آیات بینات کا مطالعہ رہتا ہے اور ہمارے دل پر امام الزمان سلمہ الرحمان کا یہہ قول نشتر کا سا کام کر گیا ہے کہ

ای بے خبر بخدمت قرآن کمر بہ بند + زان پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

اور آپ خوب جانتے ہیں کہ امام الوقت کے دلمیں قرآنی خدمت کرنے کیلئے کس قدر پیاس اور آرزو ہے چنانچہ فرماتے ہیں + +

یارب چہ بہترین ہمہ فرقان مقدست . با خود بریں مانہ کسی را زدل نماند

دیدم کہ زاہدان رہ فرقان گذاشتند . ناچار دلم از غم شان تماند

ای خواجہ پنج روز بود لطف زندگی . کس از پے مدام درین خاکدان نماند

امروز گر دل از پے قرآن بسوزدت . عذری دگر ترا بجز این یکزمان نماند

مگذار دل بمثنوی و شغل غزل و شعر . این خود چہ چیز ہست اگر قدر آن نماند

پس آپ حضور دل یاد رکھیں کہ خبروں اور بازاری گپوں سے الحکم کے کالم سیاہ کرنے میں کچھ فائدہ نہ ہوگا - اور ہم اب سے ہی کہہ دیتے ہیں کہ الحکم جو آئندہ رہیگا عملاً کے مشن کا خادم ہے اس میں عام خبروں کا صیغہ ہم نہ رکھ سکینگے - اور ہمارا کانشنس ہمکو اجازت نہیں دیتا - اور یہہ بھی آپ بخوبی جانتے ہیں خبروں کے جمع کر لینے یا درج کر دینے میں ہمکو ذرا بھی کوئی دقت اور تکلیف نہیں مگر ہم نہیں چاہتے کہ فضول اور بے معنی دردسری کریں اور خاصکر ایسے اخبار کے لئے جو بالکل مذہب کیلئے وقف ہو +

ترتیب مضامین کے متعلق تو تقریباً جھگڑا طے ہوا سمجھو - اب رہا حجم اور قیمت کے متعلق - اس میں ہم کچھ بھی کہنا نہیں چاہتے ہاں اتنا کہدیتے ہیں کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ ۱۲ صفحہ کی بجائے ۲۴ صفحہ کریں اور دنیا بھر کے مذاہب کے متعلق مضامین اسمیں بھریں اور ہر ایک قسم غلط خیالات کی تردید اور اصلاح کریں مگر چونکہ ان مصارف کا بوجھ ناظرین پر ہے اسلئے اس کا برداشت کرنا ان پر ہی منحصر ہے - اور اگر ہمارے اپنے اختیار میں ہوتا یا اللہ تعالیٰ ہم کو ایسی توفیق اور طاقت دیدے تو ہم مفت کئی ہزار چھاپ کر تقسیم کرنیکو تیار ہیں بہرحال حجم اور قیمت کا سوال ناظرین ہی پر جا پڑتا ہے سو اور پر درخواستوں سے تو معلوم ہوا ہے کہ وہ اس قدر قیمت کو منظور کرتے ہیں مگر ابھی تک یہہ سوال عام طور پر فیصل نہیں ہوا اور اپنے احباب سے مشورہ لینا ہمارا فرض ہے اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اس قدر تکلیف گوارا فرماویں کہ وہ اپنی رائے زرین سے اطلاع بخشیں کہ اخبار کس قدر حجم کا ہو اور کس قیمت پر دیا جاوے اگر امام الوقت کی شان میں یہہ جرات نہ سمجھی جاوے تو حضور مقدس خود تجویز فرماویں ہم کو اپنے خاص خاص مہربانوں سے جیسے حضرت مولوی نور الدین صاحب جناب مرزا خدا بخش صاحب و شیخ عبد الرحمن صاحب و نواب محمد علی خان صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب و خواجہ کمال الدین صاحب و جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب میاں معراج الدین صاحب و منشی نبی بخش صاحب شملہ منشی تاج الدین صاحب حکیم فضل الٰہی صاحب جیسے بزرگوں سے خصوصاً اور امرتسر لاہور سیالکوٹ لودیانہ جہلم لنیانہ و مدراس بمبئی شملہ قصور حیدرآباد دکن وغیرہ شہروں کی جماعتوں سے عموماً امید ہے کہ وہ الحکم کی اشاعت کو مستقل کرنیکی تدبیر فرماوینگے اور خود اسکی مربی و سرپرست ہونگے کیا ہماری جماعت سے جسکی تعداد ہمارا خیال ہے دس ہزار تک پہنچ گئی ہے فی ہزار سو آدمی بھی اس قابل نہیں کہ وہ اشاعت اخبار میں ساعی ہو اور اگر فی ہزار سو آدمی بھی

خانہ جنگی

نمبر اوّل

شکوہ جور یار کا یا شور بختی کا گلہ
ہم جو کچھ کہنے کو ہیں سو بدمزہ کہنے کو ہیں

جب خدا کسی قوم کی بیعزتی کرنا چاہتا ہے تو اُس کے اپنوں میں خانہ جنگی کے اسباب پیدا کر دیتا ہے

(اس عنوان سے مختلف نمبروں میں ہم اُن حالات کو شائع کرینگے جو حضرت اقدس امام الوقت کی مخالف مولویوں نے اپنی کارستانی سے ظاہر کئے گویا یہ ہمارے مخالفین کی مخالفت کا کچا چٹھا ہوگا اس کو فی الحال ہم اسی وقت سے شروع کرینگے۔ جب سے جنگ مقدس کا آغاز ہوا۔ اور جنگ مقدس ثانی تک ختم کر دینگے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس خانہ جنگی میں صرف امرتسر ہی کے حالات ہونگے دوسرے مقامات کے مخالف الرائے لوگوں کا تذکرہ اور انکی مخالفانہ کوششوں کا خاکہ عنقریب کسی دوسری صورت یعنی کتاب کی شکل میں کھینچنے کا ارادہ رکھتے ہیں انشاء اللہ۔ ایڈیٹر)

کیا علم نجوم سچ ہے؟ اگر سچ ہے اور ستاروں کا پھل بھی درست ہے۔ تو یہ کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ ہمارے شہر امرتسر کی موجودہ حالت بھی ہماری گردش کا اور کشمکش کا نتیجہ ہے آئے دن ایک نہ ایک اندر سبھا چھڑی ہی رہتی ہے جس شغلہ سے لوگوں کی بیکاری کا وقت کٹ رہا ہے۔ ہاں اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو شاید افلاس کے ہاتھوں لوگ ایک دوسرے کو کھانے دوڑتے بیکار سے بیگار بھلی۔ ہمارے ہندو بھائیوں کو برہمنوں۔ برہمووں آریوں اور دیگر اشخاص کے حملات نے آپا دھاپی میں ڈال رکھا ہے۔ مگر ہمارے اسلام کے برگزیدہ پیشواؤں کا جو طوفان قیامت خیز برپا کر رہا ہے وہ خدا جانے مسلمانوں کی کس بدبختی اور نامرادی کا نتیجہ ہے۔ یہ لوگ حضرت رسول مقبول صلعم کے ممبر کے زینت دینے والے

یہ فرقہ ہماری ڈوبتی ناؤ کا ملّاح تھا۔ یہ جماعت اس گئے گذرے زمانہ میں بھی ہمارے رہے سہے حوصلے بڑھانے والی تھی۔ یہ گروہ ہماری ٹوٹی ہوئی کمروں کیواسطے مسیحا تھا۔ یہی طائفہ تھا جس سے مسلمانوں کی آیندہ بہتری متصوّر تھی۔ یہ خدا کے نیک بندے متوکل باللہ ہماری خستہ حالی ہماری نکبت ہماری فلاکت کے دور کرنے کا آلہ تھے مگر افسوس! صد افسوس!! انہوں نے اپنی بدبختی سے آپس میں آکے اس قدر تکبر اور تعصب سے کام لیا ہے کہ ناچار کہنا پڑتا ہے۔

ہر کس از دست غیر نالہ کناں
سعدی از دست خویشتن فریاد

افسوس! انکی سرپھریوں اور قومی بےپروائیوں کے باعث جو کچھ مذہب اور اہل مذہب پر اثر ہو رہے ہیں اسکی شکایت کس سے کریں۔ انکے اپنے خیالات تعصب انگیز مادے دُور ہوں تو کچھ ہے۔ انہیں باتوں پر غور کر کے کسی نے سچ کہا ہے۔

مسلماناں در گور مسلمانی در کتاب

انکے سحر نما وعظ سے چہ جائیکہ لوگ اسلام کے نام لیوا اپنے مذہبی اصول پر پکے رہیں چہ جائیکہ اپنے مذہب کی حبل المتین کو مستحکم پکڑتے جائیں شرم ہے ایک خدا کے ماننے والے بہت سے

اشہد ان لا الہ الا اللہ

کہنے والے سیہ بختی تیرہ کے چکر میں آ گئے جن کے لئے قاضی محشر جواب طلب کریگا تو انشاء اللہ ہم انہیں کو پیش کرینگے! انکا کام اسلام کیواسطے تائید غیبی کی رہنمائی پر اپنی زندگی بسر کرنا تھا نہ یہ کہ اپنے ہی متکبرانہ خیال کا تابع ہونا! یہ انہیں کی متعصبانہ اور خودغرضانہ پالیسی کا نتیجہ ہے کہ اسلام کے مختلف فرقے ہو گئے۔ اگر یہ ذرا بھی تعصب کو دور کر کے ملکی اور قومی بہتری کو مدنظر رکھتے تو کیا تھا۔ آپس میں بیٹھ کے امور متنازعہ کا فیصلہ کر لیتے تو کیوں کسی کو کہنا پڑتا کہ یہ بہتر فرقے تو دوزخ جائینگے اور ہم ہی ہیں جو سیدھے بہشت کو جائیں گے فطرت سے یہ مخالفانہ دین کے حملوں کے روکنے کیواسطے تجویز کئے گئے نہ کہ خانہ جنگی کے واسطے۔

تراتیشہ دادم کہ ہیزم شکن
نہ گفتم کہ دیوار مسجد شکن

اسلام جس کا بڑا اصول مہمان نوازی تھا۔ اب اس کے برعکس عمل ہو رہا ہے۔ کیا مجال کوئی علمائے کرام یا مشائخ عظام یا واعظ اسلام میں سے امرتسر آئے اور انکی خودغرضانہ گولی باری تیار نہ ہو۔ اور غصہ کے تھرمامیٹر کا پارہ سو درجہ سے بھی چڑھ نہ جائے مولوی محمد عمر صاحب مرحوم کا زمانہ جن کو یاد ہوگا۔ وہ اس امر کی زندہ مثال ہیں۔ مولوی ولی محمد صاحب جالندہری کے وعظ کے وقت جس قدر نادر شاہی ہتھکنڈے ہوئے۔ وہ ابھی بھولے نہیں۔ حافظ جماعت علی صاحب پیا خواجہ مستان شاہ صاحب۔ غنی بابا صاحب اور دیگر صاحبان کی عزت و حرمت دیکھ کر ان برائے نام رسول اللہ صلعم کے جانشینوں نے مخالفت کے ڈھول بجائے۔ وہ ہمیں بھولے نہیں مرزا صاحب جس اتفاق سے چنڈ بابو کی خواستگاری پر عیسائیوں کی بحث پر آمادہ ہوئے تھے۔ شامت اعمال۔ اس جنگ مقدس کا میدان جنگ بھی امرتسر منتخب ہو۔ یار لوگ اس وقت بھی چوکے سچ ہے +

نیش عقرب نہ از پے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

اس اسلامی ملکی فوج کے میجر جنرل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر تکفیر کی۔ گولہ باری شروع ہوئی۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے مولوی محمد حسین صاحب کے میگزین (اشاعت السنہ) کی آتش فشانی سے جنگ مقدس کو موقوف رکھنا چاہا۔ مگر ہمارے ہیرو نے جو کچھ کیا وہ مسلمان بھی جانتے ہیں اور عیسائی بھی۔ ہمارے علما رچہ جائیکہ اس سے خوش ہوتے کہ اسلام والوں نے مخالفوں کے دانت کھٹے کئے ہیں ذرا اس بات میں آ گئے ہیں کہ ہیں! ہماری موجودگی میں ایک غیر شخص امرتسر سے میدان لیجائے ہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا جنگ مقدس کے رسالے ابھی باضابطہ میدان میں نہ آئے تھے کہ خانہ جنگی کے اعلان جابجا ہونے لگے۔ مگر شاباش! ان سوت کی انٹی سے یوسف کی خریداری کرنے والوں پر جنہوں نے ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنے چاہے۔ خود بدولت تو اپنی قدیم عادت پر جمے بیٹھے رہے اور چیلے چانٹوں کو فتور پیدا کرنے کے لئے کھڑا کر دیا کیا انوار محمدیہ کی یہی روشنی ہے اور یا تبلیغ اسلام کی یہی صورت... تو مخالفان دین اسلام جنگ مقدس

اقوام عالم کے معبود اور انکی پرستش

مقدس سرطان

دیوتائے رعد وکڑک

حبشیوں کا مینہہ برسانے کا دیوتا یا اندر دیوتا

یعنے سورج

چاند

(نمبر ۳)
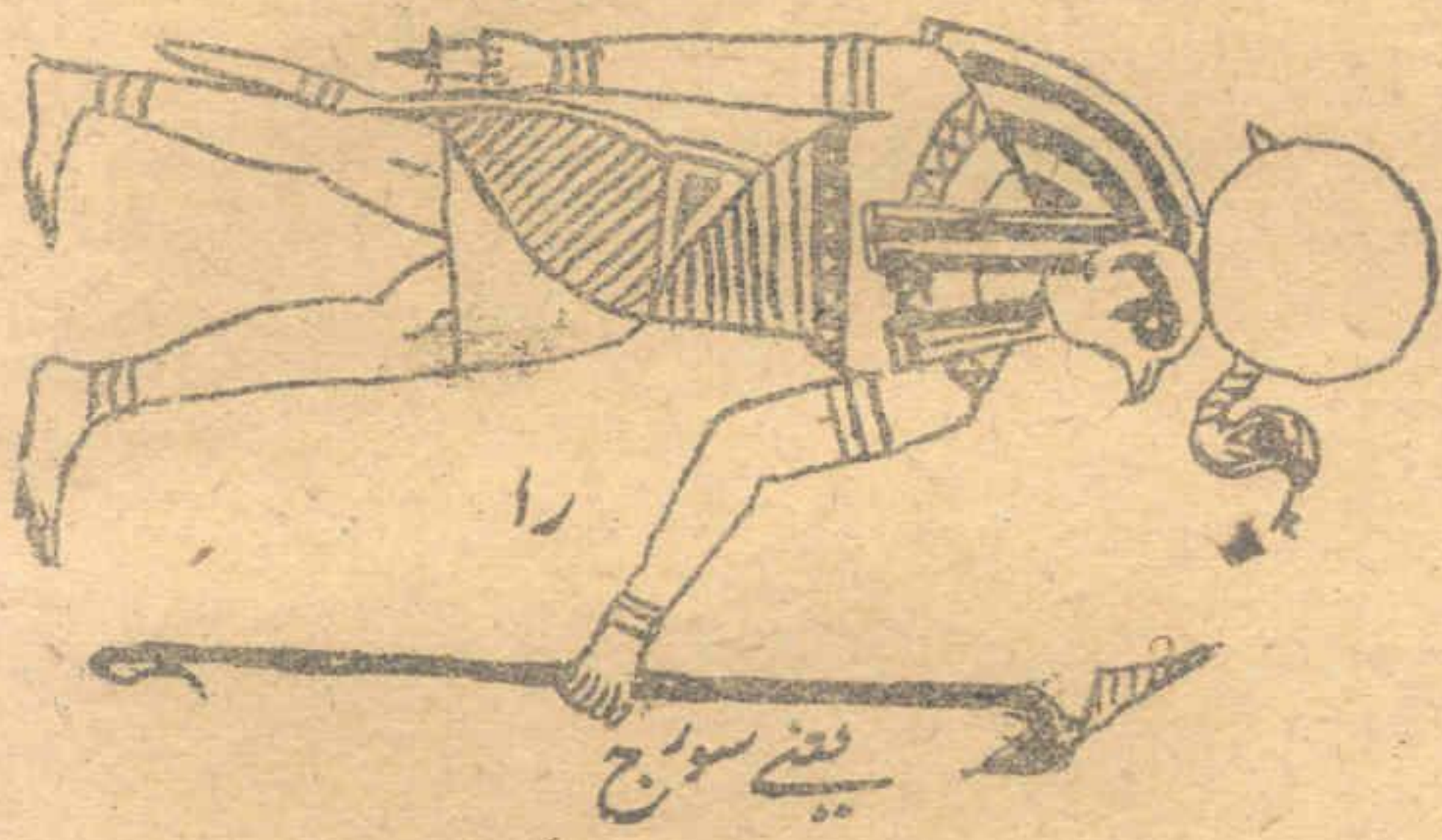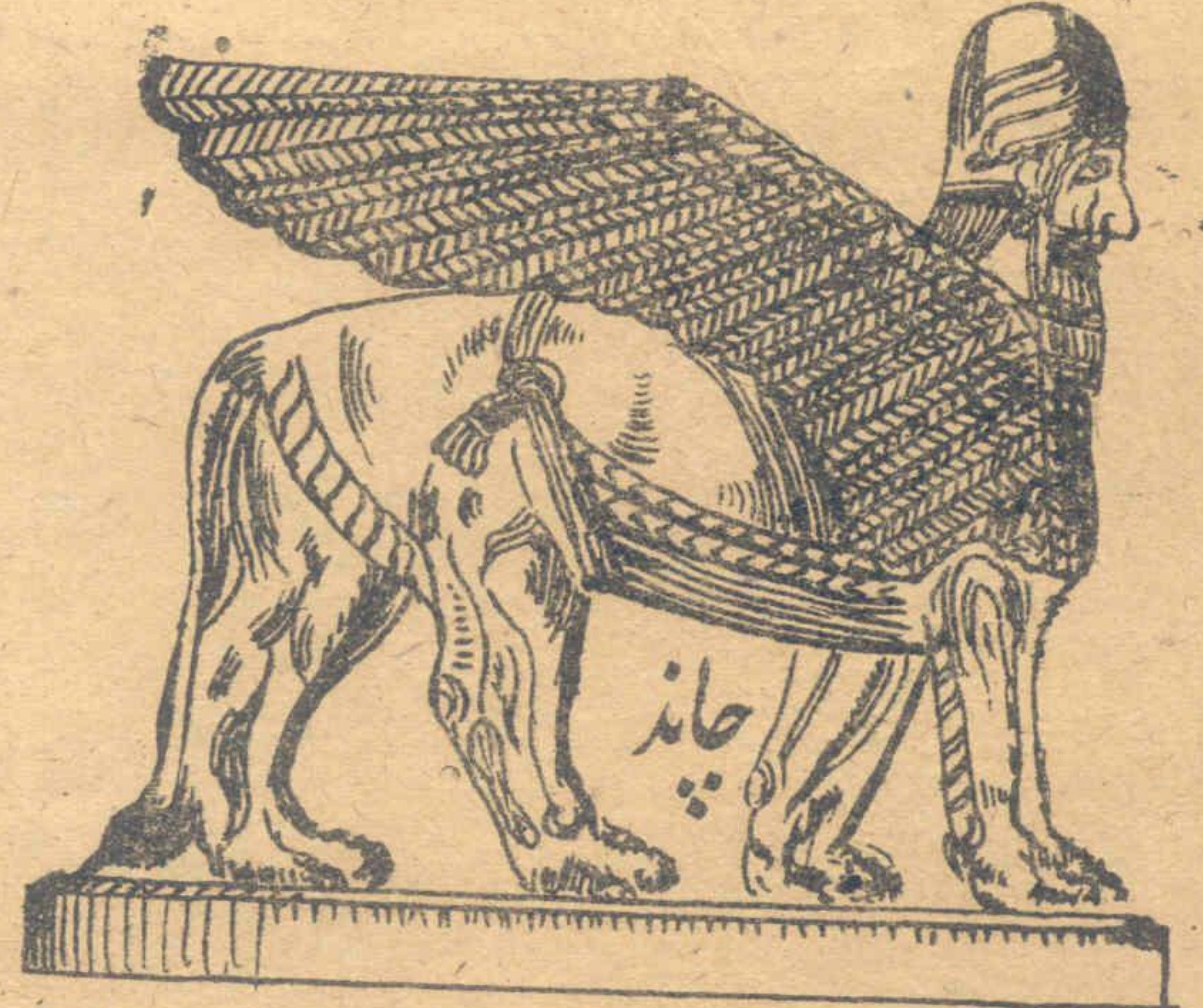
چاند

بمقابلہ سورج کے چاند کی بہت کم پرستش ہوتی رہی ہے ویدک عہد کے زمانہ میں **سوما** کو چاند اور اس کا نائب کہتے تھے پرانوں میں چاند کو چندرماں اور اتری رشی کا بیٹا عموماً لکھا ہے جس نے دکشا رشی کی ۲۷ بیٹیوں سے شادی کی چونکہ اس نے انہی سے زیادہ محبت کی اسلئے اسکی باقی بہنیں اس سے حسد کرنے لگ گئیں اور انہوں نے اپنے باپ سے اسکی شکائت کی دکشا نے اسے سرپ دیا جس کے باعث سے وہ گھٹتی بڑھتی ہوکر نکلتا ہے اور نیز کہتے ہیں کہ چاند کی گاڑی کو دس شاندار گھوڑے کھینچتے ہیں آسٹریا اور بابلن چندرماں دیوتا سورج دیوتا سے فوقیت رکھتا ہے جنگل کے وحشی فرقے اور ملک افریقہ کے حبشی اسکی پرستش کرتے ہیں جب پورا چندرماں ہوتا ہے تو سب ملکر ناچتے ہیں ❊

پرستش ستارگان

مغربی ایشیا میں ستاروں کی پرستش بہت جاری تھی موسم سرما کی راتوں کو موسم گرما کی راتوں سے زیادہ وہ منجمین جن کے ذمہ مذہب کی امامت تھی پسند کرتے تھے بابلن میں میروڈج یعنی مشتری کو بڑا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔ بابلن کا بڑا مندر جسے یونانی بعل کا مندر کہتے تھے اُسے مخصوص کیا گیا تھا بعل کے معنی دیوتا کے ہیں معبرون ہی اُسی ہمیشہ بعل میروڈج کہتے ہیں بابلن کا بادشاہ جس نے حزقیاہ نبی یہود کے بادشاہ کے پاس ایلچی بھیجے تھے اُسکا نام میروڈج بالادن تھا مریخ سے بڑھ سمجھتے تھے لڑائی اور شکار کا دیوتا کہتے تھے اس کا نشان انسانی سر اور چلا ہوا دھڑ شیر کا سا خیال کرتے تھے اور شاہی محلوں کی سامنے بطور [مشتری] اسی [اہم نقش] کرتے تھے ابتدا میں اسے رتن سے کمتر درجہ پر سمجھتے تھے مگر بعد ازاں اسی بڑا دیوتا ماننے لگ گئے اشتر ایک دیوی کا نام تھا جسکو زہرہ سے برتر خیال کرتے تھے اسکے پرستار یا پجاری مخنث ہوا کرتے تھے جو عورتوں کی طرح لباس پہنا کرتے تھے اور ایسی ہی داسیاں تھیں جیسے ہندوستان کے بعض مندروں میں ناچنے والی ہوا کرتی ہیں۔ اس کی پرستش میں بڑے درجہ کی بداخلاقی تھی ہر ایک عورت اپنی عمر کا کچھ حصہ اس کی خاطر او باشوں کیلئے وقف کر دیتی تھی ❊

(باقی آئندہ)

فٹ نوٹ - کیا ہمارے معترض آریا سماجی ہیکولونک عن کا حملہ پر اعتراض کرنے والے چاند کے کم وبیش ہونے کی پرانک فلاسفی پر غور کریں گے - ایڈیٹر

مراسلہ

مندرجہ ذیل مراسلت کے جواب دینے کی ہم سے درخواست کی گئی ہے۔ اور چونکہ الحکم کے کالم عوام الناس خصوصاً اپنی جماعت کے لئے ہر وقت آزاد اور کھلے ہیں اور اُنکے خیالات کی اشاعت ہمارا فرض ہے اسلئے ہم بلاکم وکاست اُسے چھاپ دیتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین کو لکھنے کا حوصلہ ہو۔ ایڈیٹر

اسلام اور اسلام کی تصدیق کا معیار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

دُنیا میں جسقدر مذہب پائے جاتے ہیں اُنکی بنیاد ایک مصلح اور ریفارمر کیطرف سے ڈالی گئی ہے۔ اور یہی تواتر جاری رہا ہے۔ اس ریفارمر اور مصلح نے جو جو امور عالم معاد کے بارہ میں سامعین تابعین کو سُنائے باالتمام اُن سامعین کی نظروں سے اُنکا وجود ایک پوشیدہ اور غیر مرئی امر تھا۔ اُن لوگوں نے کیوں ان باتوں پر یقین کر لیا؟ اور اعتبار کر گئے؟ اور کیوں ان باتوں کو سچ جان لیا؟ حتی کہ آپ اور اپنی اولاد اور اپنے مال کو اس ریفارمر مصلح کے حوالہ کر دیا؟ حسن اعتقاد کے ذریعہ سے جو مصلح اور ریفارمر کے مانا گیا۔ اس حسن اعتقاد کے دلایل اور وجوہ پہلے ثابت کر لئے اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اُسکی سوانح عمری و وقایع کو جانچ لیا کہ اس شخص نے اس سے پہلے کبھی کسی موقع پر جھوٹ بولا یا کسی امر میں بد دیانتی کی یا کبھی کسی نے زنا کرتے دیکھا یا سُنا یا زنا کے لوازمات اُسمیں پائے گئے یا چال چلن سے کبھی کوئی نامناسب بات ظاہر ہوئی۔ کسی جگہ بدخواہی بنی نوع کی روا رکھی یا اختیار کی یا دنیا طلبی کے اسباب پیدا کئے یا کہیں حسد۔ بخل۔ افترا۔ بیہودہ گوئی۔ تلون مزاجی۔ ریاست طلبی۔ خدا سے بیوفائی۔ وعدہ خلافی۔ بد اخلاقی۔ ترش روئی۔ بے رحمی۔ شراب خوری۔ قمار بازی۔ تعدی۔ بغاوت وغیرہ وغیرہ کا شعار رہا جو امور سعادتمندی اور نیک بختی اور پاک طینتی کے منافی ہوا کرتے ہیں اُن امور سے ملزم ہوا ہے۔ جب ان سب بُرائیوں سے اس مصلح کے وجود کو پاک اور بری پایا اُسیوقت اُسکے سامنے سب گردنیں جھک گئیں اور ریفارمر اور پیشوا مان لیا اور دل وجان سے اُسکے تابع ہو گئے اور اُسکی سب باتوں پر اعتقاد کلی حاصل کر لیا۔ حسن اعتقاد کے مرتبہ کے بعد ایمان کا مرتبہ حاصل ہوا۔ تعلیم اور روح القدس کے نفخ کے قابل ہو گئے۔ مصلح کے اصلاح پانے کے لائق ہو گئے۔ سب صداقتوں اور راستیوں کا مظہر حسن اعتقاد ہی ہے۔ اسی حسن اعتقاد سے تمام نبوتیں ولائتیں ثابت ہوئیں اور کیگئیں۔ جب جملہ نبی علمائے اسلام اور خاتم النبیین علیہ التحیۃ والسلام دنیا میں سچائی لائے اور کلمۃ اللہ مستعد دلوں کو سُنایا اور سچائی اور راستی کے رستے بتلائے۔ عالم معاد وغیرہ وغیرہ کے مسائل سُنائے۔ بہشت و دوزخ و مافیہا کا وجود و پلصراط میزان وغیرہ وغیرہ پر بالغیب ایمان لانے کی تلقین فرمائی حالانکہ ان سب کا وجود سامعین کی نظروں سے پوشیدہ تھا نہ کسی طریقہ سے نہ دیکھ سکے ان سب باتوں پر ایماندار ہوں اور بداہتہً سچ کہوں اور سچائی کے عاشقوں نے کیوں یقین کر لیا اور حق الیقین پا گئے اسی حسن اعتقاد کی برکت ہے کہ یہ مونہہ خدا پر جھوٹ نہیں بول سکتا کیونکہ جھوٹ تو انکے وجود باوجود سے کبھی ثابت نہیں ہوا۔ اور شک تک بھی نہ گذرا اور اُنکے چال چلن سے بھی ثابت ہوا کہ ہمارے دین و دنیا کی اصلاح کے لئے دلدادہ ہیں جسپر کچھ اجرت طلب نہیں کرتے اور وہ اعجاز دکھلاتے ہیں جو دنیا کے فلاسفر اور اہل علم دکھلا نہ سکے۔ اس حسن اعتقاد کی بنا پر وہ صدیق تمام جہان میں مانے جاتے ہیں اسی حسن اعتقاد سے مہدی مسعود و مسیح موعود مانے گئے اور مانے جائینگے۔ ہر ایک دانا آدمی سوچ سکتا ہے کہ جو جو اعتراض اب مسیح علیہ السلام پر ہو رہے ہیں کیا پیشتر اسکے اس نمونہ کے اعتراض نبیوں اور ولیوں پر نہیں ہوتے رہے معاذ اللہ من افواہہم یہی سمجھو کہ صدیقوں پر ہمیشہ اسی قسم کے حملہ ہوا کرتے ہیں آخر سب حملہ بیکار اور ردی حالت میں رہکر پست ہار اور صدیق [illegible]

اور ہر میدان میں ظفریاب اور فتح مند ہوا کرتے ہیں ہم مسلمانوں میں یا آپ مسلمانوں میں یہ اعتقادی مسائل ہیں۔ خداوند تعالیٰ وحدہ لاشریک ایک ہے سب پیغمبر معہ کتب وصحایف اُنکے حق سب نبیوں سے بعد از خدا تعالیٰ افضلترین و بہترین محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے جو خاتم النبیین افضل الرسل ہیں جنکے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آئیگا اسلام حق مذہب اللہ کے ہاں سے ہے قرآن کریم بہتر کتابوں سے ہے جبریل علیہ السلام نبی علیہ السلام پر آسمان سے لائے۔ فرشتوں کا وجود دوزخ بہشت پلصراط میزان حشر نشر کا وجود حق ہے معراج رسول کریم و جملہ معجزات جملہ انبیاء علیہ السلام جیسا کہ قرآن کریم کا منشاء ہے حق ہیں منکر کافر کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ بنیاد اسلام کے حق ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس ان سب باتوں پر حضرت مرزا صاحب وجملہ پیروان حضرت جی کا ایمان ہے۔ اُن لوگوں نے جو اس مسیح موعود پر اور انکے تابعین پر کفر کے فتوے لکھے ہائے افسوس اگر ایسے لوگ جو اسلام پر قربان ہیں اور اسلامی قاعدہ کے بموجب اپنا عملدرآمد رکھتا ہوا ہے وہ کافر ہوئے تو مسلمان کون ہوا۔ جو جو مخالفین عموماً اسلام کے اسلام میں فتور و فتنہ ڈال رہے ہیں آئے دن لڑائیاں نئے [illegible] عوام کو دکھلا رہے ہیں یہی تو انکا اسلام ہیں۔ العیاذ باللہ من اعمالہم۔ ان پر سچ ہے کہ جو بے اصل باتیں ہیں جنکا وجود قرآن کریم اور صحیح حدیث میں پایا نہیں جاتا اور علما نے بھی کر رواج پا چکا ہے انکا حضرت مسیح الزمان نے استیصال کیا۔ جو لوگ انکو بُرا جانتے ہیں یہ ان کی بدبختی ہے علیل ہیں علاج نہیں چاہتے طبیب پکار پکار کر بلاتا ہے یہ نہیں سُنتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پس حسن اعتقاد و مشاہدہ کرامات کے ذریعہ اور عمل بالقرآن و حدیث مرزا صاحب مسیح مہدی موعود و مسعود و محمود تو ہیں اور اہل تقویٰ لوگوں میں حق مانے گئے۔ وجوہ حسن ایمان و حسن ظن واجب التعظیم حضرت جی تحریر کیا جاتا ہے آج صفحہ دنیا پر اسلام کا سچا خیر خواہ اور حامی دین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی حقانیت ظاہر کرنیوالا اور [illegible] کا ذریعہ مسیح الزمان و مہدی دوران حضرت مرزا صاحب سلمہ الرحمٰن

حضرت اقدس کے سفر ملتان کے مفصل حالات عنقریب ہمارے محترم مخدوم پروفیسر خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے لکھیں گے۔

کسے ہم پلہ کوئی ہے۔ جس نے ایسے پر اندھیر زمانہ اور زنگ وقت میں سچائی اور ہدایت اسلام کا نور بصرف زر خطیر وسعی پر تدبیر وہانتک پھیلایا جہاں سے آفتاب کا طلوع ہونا اور چھپ جانا تسلیم کیا جاتا ہے اور سلسلہ الدیات ضرورت قرآن شریف وخاتم النبیین بآیات المبین وصداقت وحقیت وافضلیت حق مذہب اسلام کو کیا عقلی کیا نقلی طور پر ایک دنیا پر ثابت فرما دیا جس سے اہل اسلام کو فخر کرنا چاہیئے۔ اور ہر وقت اسی خدمت حق دین اسلام کو اپنے ذمہ لے لیا۔ اور ہر ایک میدان میں دنیا کو اپنا استقلال دکھلایا۔ بتاؤ ایسا اب کوئی ہے؟ اور طرح طرح کی تکالیف اور صدمات کا تختۂ مشق بنا رہا اور اپنی زندگی اور حیاتی کو دین کی خدمت میں گرد کر دیا۔ کسی دشمن کی ایذا رسانی اور نقصان اور سب و شتم سے نہ ڈرے۔ اپنے پرائے ہو جانے پر بزدل نہ ہوئے۔ کلمہ حق کو کسی دباؤ اور شرارت کے ڈر سے نہ چھپایا۔ دنیا کو صداقت اسلام حق مذہب کا قطعی فیصلہ سُنا دیا۔ کسی حالت خداوند تعالے نے جنکو خود اپنی مخلوق کے سدھارنے کے لئے اپنے امر حق سے اہل جہان کیطرف امر کر کے بھیجا بیوفائی نہ کی۔ دکھ پر دکھ اٹھائے مگر حق مذہب اسلام کا پورا ساتھ دیا۔ بچپن سے تا ایندم اُن الزاموں سے بری اور پاک رہے جن الزاموں سے صادق وملہم من اللہ کا بری ہونا لازم ہوا کرتا ہے اور ان بہتانوں اور افتراؤں سے جو مخالفین دین ومدعیان دین اسلام نے بڑے بڑے مشوروں کے ذریعہ اُنپر لگائے۔ ہر ایک جگہ پر مخالفوں کے ہاتھوں سے ہی بری ہونیکا سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور انہیں کے ذریعہ سے ہی دُنیا پر انکی برائت ظاہر ہوئی نیک فطرت اور سعید لوگ اسی حسن اعتقاد اور اعمال صالح کے مشاہدہ سے انکے سچے دعاوی اور دعوی مسیح موعود ومہدی معہود پر یقین لائے اور سعادت عظمی حاصل کی۔ دل سے بیچ بک گئے حتی کہ ہزارہا اہل علم وصاحب عقل وفلسفہ واہل کتاب سجادہ نشین صلحاء انکی جماعت میں شامل ہو گئے اور ہو رہے ہیں۔ دنیا میں کون رسول یا ولی آیا ہے جسکو ساری دنیا نے مان لیا۔ ہمیشہ سے یہی قاعدہ چلا آیا ہے اما شاکرا واما کفورا۔ کئی لوگ اسکے ساتھ لگ گئے اور بہتوں نے انکار کیا۔ دکھ دکھ

دیئے لعنتیں ملامتیں کیں جھوٹے الزام لگائے لوگوں کو بدظن کیا گورنمنٹ کو انکے باغی ہونے کی اطلاعیں دیں۔ آخرکار وہ سچائی کا نور دُنیا پر پھیل گیا اور مخالف قیامت تک زیر عتاب ہے۔ پس لوگو خدا سے ڈرو اس سچے ریفارمر اور مجدد الوقت مسیح مہدی موعود ومسعود سے انکار مت کرو خدا کی سوٹی میں آواز نہیں اُسکی گرفت بڑی سخت ہے۔ افسوس ابن ماجہ کی حدیث لا مہدی الا عیسے پر مسیح علیہ السلام کے لئے کسقدر مولوی صاحبان نے تمانچیں بچا کر کے حاشیہ چڑہا کر نبی علیہ السلام کی حدیث کا انکار کیا ہے اور ضعف کے بہانے کئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ راقم عطا محمد چنیوٹی

مکاتیب دلچسپ

پادری عماد الدین امرتسری کے ترجمہ قرآن مجید پر ایک نظر

نمبر (۲)

اعتراض مع دلیل

ہر چہار تراجم یعنے شاہ رفیع الدین صاحب و ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب و ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب و ترجمہ آقا جمال صاحب میں اور نیز تفاسیر جلالین اور مدارک التنزیل میں یہ ہرگز درج نہیں ہے کہ (اہل انجیل موافق اُسکے جو اللہ نے انجیل میں نازل کیا ہے حکم کریں) بلکہ انمیں تو یوں درج ہے کہ (اور چاہیئے کہ حکم کریں اہل انجیل ساتھ اُس چیز کے جو اُتارا ہے اللہ نے بیچ اُسکے)۔ یعنے ان تراجم اور تفاسیر میں یہ جملہ یوں درج نہیں ہے کہ (بیچ انجیل کے) بلکہ انمیں تو یہ فقرہ یوں درج ہے کہ (بیچ اُسکے)۔

پس آپنے کس قاعدے سے (انجیل) کا کلمہ ازیاد کر کے یہ لکھدیا ہے کہ (انجیل میں نازل شدہ احکام پر اہل انجیل حکم کریں)۔ ذرا بوجوہات مفصل اپنی عربیت دانی کے ملکہ سے جواب تو لکھیں۔

اعتراض کا محل نمبر ۲

آپکے شایع کئے ہوئے ترجمہ قرآن عربی کے صفحہ ۹۵ کی سطر ۲۰ تا ۲۳ میں جو آیۃ نمبر ۵۲ پر درج ہے وہ آیۃ رکوع سورۃ المائدہ نمبری پنجم سپارہ لایحب اللہ نمبری ششم میں حسب ذیل ہے:۔

۵۲۔ وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومہیمنا علیہ فاحکم بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اہواءہم عما جاءک من الحق لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن لیبلوکم فیما اتاکم فاستبقوا الخیرات الی اللہ مرجعکم جمیعا فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون۔

اور ترجمہ آیۃ مندرجہ صدر کا آپکے شایع کئے ہوئے ترجمہ میں حسب ذیل ہے:۔

اور تیری طرف اے (محمد) ہم نے سچائی سے کتاب نازل کی ہے (یعنے قرآن) جو کتب سابقہ کا مصدق اور انپر نگہبان بنایا ہوا ہے۔ پس تو یہودیوں کی نسبت نازل کردہ خدا کے حکم کر اور جو حق بات تیرے پاس آچکی اُسے چھوڑ کے انکی خواہشوں کا مطیع نہ ہو۔

اعتراض مع دلیل

ہر چہار تراجم یعنی ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبد القادر صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و آقا جمال صاحب میں اور نیز تفاسیر حقانی و حسینی میں ترجمہ کلمہ (مہیمنا) کا (نگہبان) لکھا ہے اور تفاسیر جلالین اور مدارک التنزیل میں (شاہدا) لکھا ہے۔ آپنے جو کلمہ (مہیمنا) کا ترجمہ (نگہبان بنایا ہوا ہوئی) لکھا ہے کہاں لکھا ہے۔ یہ معنی تو لغت کی اُن کتابوں میں بھی درج نہیں ہیں کہ جنکے نام آپکے دیباچہ میں درج ہیں۔ ہاں اگر آپکی عربیت دانی کا کوئی قاعدہ ان معنی کا مقتضی ہے تو اسکو مفصل تحریر کریں۔

اعتراض کا محل نمبر ۳

آپکے شایع کئے ہوئے ترجمہ قرآن عربی کے صفحہ ۱۵۱ کی سطر ۱۶ و ۱۷ میں جو آیۃ نمبر ۱۴۲ پر درج ہے وہ آیۃ رکوع ہفدہم سورۃ الاعراف نمبری ہفتم داخلی سپارہ وقال الذین نمبری نہم میں حسب ذیل ہے:۔

۱۴۲۔ وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیء موعظۃ وتفصیلا لکل شیء فخذہا بقوۃ وامر قومک یاخذوا باحسنہا ساوریکم دار الفاسقین

ترجمہ آیۃ مندرجہ صدر کا آپکے شایع کئے ہوئے ترجمہ میں حسب ذیل ہے:۔

۱۴۲۔ اور ہم نے موسے کے لئے تختیوں پر ہر شئے کی نصیحت اور ہر شئے کا مفصل بیان اور کہا اسکو بقوت تھام اور اپنی قوم کو حکم دے کہ بہترین باتیں جو انمیں ہیں تھامی رہیں اور میں تمہیں بدکاروں کا گھر دکھلاؤنگا۔

ریاض ہند پریس امرتسر میں شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و پروپرائٹر الحکم کے لئے چھپ کر شایع ہوا تھا